بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۲۸

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۳۰ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۹ تبوک/ستمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بلڈ پریشر اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ:

اپنے تئیں حقیر اور ذلیل سمجھ کر پوری قوت سے اللہ کی مدد طلب کرو

یہ ایسا ضروری طریق ہے جس سے توحید فی الاعمال کا پہلا زینہ شروع ہوتا ہے:

سمجھو لوگ ہم کس حالتِ ضعف اور ناتوانی میں پڑے ہیں اور بغیر خدا کی مدد کے کیسے نکمے اور ناکارہ ہیں

"خداوندِ کریم جو فی الحقیقت قیوم عالم ہے اور جس کے سہارے پر سچ مچ اس عالم کی کشتی چل رہی ہے اُس کی عادتِ قدیمہ کی رُو سے یہ صداقت قدیم سے چلی آتی ہے کہ جو لوگ اپنے تئیں حقیر اور ذلیل سمجھ کر اپنے کاموں میں اُس کا سہارا طلب کرتے ہیں اور اُس کے نام سے اپنے کاموں کو شروع کرتے ہیں تو وہ اُن کو اپنا سہارا دیتا ہے۔ جب وہ ٹھیک ٹھیک اپنی عاجزی اور عبودیت سے رُو بخدا ہو جاتے ہیں تو اُس کی تائیدیں اُن کے شاملِ حال ہو جاتی ہیں۔ غرض ہر یک شاندار کام کے شروع میں اُس مبدءِ فیوض کے نام سے مدد چاہنا کہ جو رحمان و رحیم ہے ایک نہایت ادب اور عبودیت اور نیستی اور فقر کا طریقہ ہے اور ایسا ضروری طریقہ ہے کہ جس سے توحید فی الاعمال کا پہلا زینہ شروع ہوتا ہے۔ جس کے التزام سے انسان بچوں کی سی عاجزی اختیار کر کے اُن نخوتوں سے پاک ہو جاتا ہے کہ جو دنیا کے مغرور دانش مندوں کے دلوں میں بھری ہوتی ہیں اور پھر اپنی کمزوری اور امدادِ الٰہی پر یقینِ کامل کر کے اُس معرفت سے حصہ پا لیتا ہے کہ جو خاص اہل اللہ کو دی جاتی ہے اور بلاشبہ جس قدر انسان اس طریقہ کو لازم پکڑتا ہے جس قدر اس پر عمل کرنا اپنا فرض ٹھہرا لیتا ہے، جس قدر اس کے چھوڑنے میں اپنی ہلاکت دیکھتا ہے اُسی قدر اس کی توحید صاف ہوتی ہے اور اُسی قدر عجب اور خود بینی کی آلائشوں سے پاک ہوتا جاتا ہے اور اُسی قدر تکلف اور بناوٹ کی سیاہی اُس کے چہرہ پر سے اُٹھ جاتی ہے اور سادگی اور بھولا پن کا نور اُس کے مونہہ پر چمکنے لگتا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم ص۳۵۶ حاشیہ)

"قیوم عالم کے فیوض حاصل کرنے کا یہی طریق ہے کہ اپنی ساری قوت اور زور اور طاقت سے اپنا بچاؤ طلب کیا جائے..... ہر عاقل سمجھ سکتا ہے کہ ہم لوگ کس حالتِ ضعف اور ناتوانی میں پڑے ہوئے ہیں اور بغیر خدا کی مددوں کے کیسے نکمے اور ناکارہ ہیں۔ اگر ایک ذات متصرف مطلق ہر لحظہ اور ہر دم ہماری خبر گیران نہ ہو اور پھر اُس کی رحمانیت اور رحیمیت ہماری کارسازی نہ کرے تو ہمارے سارے کام تباہ ہو جائیں بلکہ ہم آپ ہی فنا کا راستہ لیں۔"

(براہینِ احمدیہ حصہ چہارم ص۳۵۸-۳۵۹ حاشیہ)

ن۔ میری بیٹی عزیزہ امۃ الوکیل سلمہا بیگم صاحبزادہ مرزا محمود احمد سلمہ حال مقیم واشنگٹن کا پچھلے دنوں وہاں پتے کا آپریشن ہوا تھا۔ زخم مندمل ہونے پر وہ بفضلہ تعالیٰ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ہاں مقیم ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ سلمہا کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور سدا اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین!

(مرزا انور احمد۔ دارالصدر ربوہ)

ربوہ ۲۸ تبوک/ستمبر آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ میں احبابِ جماعت کو زریں نصائح سے نوازا۔

محترم مولانا صاحب نے سورۂ آل عمران کی آیات ۱۹۴-۱۹۵ کی تلاوت کے بعد احباب

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

درخواستِ دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ربوہ)

محترم نواب محمد دین صاحب مرحوم کے داماد محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو چند ماہ قبل دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آپ سوئٹزرلینڈ میں خاصا عرصہ زیر علاج رہے۔ ہر چند کہ دل کے عارضہ میں افاقہ ہے تاہم کمزوری تا حال قائم ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف ایک نافع الناس شخصیت ہیں اور احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ طویل اور فعال زندگی سے نوازے

(آمین)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

۲۰ تبوک ۱۳۶۳ ہش

زندگی میں اتار چڑھاؤ کی کیفیت

اور

اس کی اصل حقیقت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک خاص امر کا ذکر کر کے فرمایا ہے کہ اس میں مشکلات و مصائب پر صبر کرنے والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو نعمتیں ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں کئی نشان ہیں۔ چنانچہ اس خاص امر کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ (لقمٰن آیت ۳۲)

(اے مخاطب!) کیا تو نے نظر نہیں دوڑائی کہ کشتیاں سمندر میں اللہ کی مہربانی سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنے نشانات کا کچھ حصہ دکھائے۔ بلاشبہ اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

یہ تو واضح ہے کہ سمندر میں جہاز اللہ تعالیٰ کی مہربانی یا رحمت سے ہی چلتے ہیں لیکن اس آیت سے یہ نہیں پتہ لگتا کہ ان کے چلنے میں جو نشانات پوشیدہ ہیں وہ کیا ہیں اور خاص طور پر صبر اور شکر سے ان کا کیا تعلق ہے۔ اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں کی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝ (لقمٰن آیت ۳۳)

اور جب ان پر (یعنی کشتی میں سوار لوگوں پر سمندر میں طوفانی کیفیت پیدا ہونے کی وجہ سے) سائبانوں جیسی بڑی لہر اٹھتی ہے۔ تب وہ اللہ کو نہایت مخلصانہ اعتقاد کے ساتھ پکارنے لگتے ہیں۔ (یعنی گڑگڑا کر اس سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں) پھر جب اللہ انہیں خشکی تک صحیح سلامت پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے کوئی تو میانہ رو رہتا ہے (مگر باقی نہیں) اور ہمارے نشانوں کا انکار بدعہد اور ناشکر گزار لوگ ہی کرتے ہیں۔

سمندر میں بادبانی جہازوں کے چلنے میں پوشیدہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے موافق ہوا چلا کر انہیں حرکت میں لا کر منزل مقصود کی طرف لے جاتا ہے وہ اگر ہوا کو ساکن کر دے تو جہاز کھڑے کے کھڑے رہ جائیں اور اگر چاہے تو طوفانی ہوائیں چلا کر ان کو غرق کر دے۔ ان نشانوں کو وہی لوگ جانتے ہیں اور انہی کے دل میں ان کی قدر پیدا ہوتی ہے۔ جو خطرہ پیدا ہونے پر صبر سے کام لے کر دعا میں لگے رہتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ خطرہ دور کر کے انہیں خیر و عافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچا دیتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہیں۔ ان کی زندگی صبر اور شکر میں ہی گزرتی ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے غافل نہیں ہوتے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝

(الشوریٰ آیات ۳۳ تا ۳۶)

یعنی وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح (نظر آتے اور) چلتے ہیں اس کے نشانوں میں سے بعض نشان یہ (بھی) ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور جہاز سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں۔ اس میں ان تمام لوگوں کے لئے نشان ہیں جو اللہ کے کاموں میں صبر و ہمت سے غور کرتے ہیں اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہے تو تند و تیز ہوا چلا کر اہل کشتی کے گناہوں کے باعث کشتیوں کو تباہ کر دے اور اگر وہ چاہے تو اکثر لوگوں کو معاف کر دے اور بچالے۔ وہ کشتیوں کو اس لئے تباہ کرتا ہے تاکہ اہل کشتی کو سزا دے اور تاکہ وہ لوگ جو ہمارے نشانوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں جان لیں کہ ان کے لئے کوئی مفر نہیں۔

جہاں بادبانی کشتیوں یا جہازوں کے سمندر میں چلنے کا ہر مرحلہ (ان کا ہواؤں کے زور سے چلنا۔ ہواؤں کے ساکن ہونے پر کھڑا رہنا، طوفانی ہواؤں کی زد میں آکر ڈانواں ڈول ہونا، بعض کا غرق ہو جانا اور بعض کا طوفانی لہروں سے بچ کر ساحل مراد تک صحیح و سلامت پہنچ جانا) اپنی جگہ قدرت خداوندی کا ایک نشان ہے وہاں ان میں صبر کرنے اور شکر کرنے والوں کے لئے ایک اور نشان بھی مضمر ہے اور وہ نشان ایک بہت ہی عظیم الشان سبق کا حامل ہے اور وہ نشان اور اس میں پوشیدہ سبق یہ ہے کہ انسانی زندگی بھی اپنی انفرادی حیثیت میں اور خدائی جماعتوں کی زندگی بھی اپنی اجتماعی حیثیت میں سمندر میں چلنے والی کشتی یا جہاز کے مانند ہوتی ہے۔

انسانی زندگی یا جماعتی زندگی بھی خدا کے فضل کے نتیجہ میں ہی قائم و برقرار رہتی ہے۔ اس میں بھی اسی کے تصرف خاص کے تحت اتار چڑھاؤ کی کیفیات آتی ہیں جب مشکلات و مصائب ہر چہار طرف سے آگھیریں اور ان سے نجات کی بظاہر کوئی راہ نظر نہ آئے تو انسان کا اپنی انفرادی حیثیت میں اور خدائی جماعت کا اپنی اجتماعی حیثیت میں یہ فرض ہے کہ وہ ان مشکلات و مصائب سے ہراساں نہ ہوں بلکہ یہ یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ کسی حکمت بالغہ کے تحت ان مشکلات و مصائب کو لایا ہے۔ اور اگر ہم صبر کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہوئے متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس سے اس کی مدد کے طالب ہوں گے تو وہ ان مشکلات و مصائب کو دور کر کے ترقی کی راہ ہموار کر دکھائے گا اور ہمیں ساحل مراد پر بحفاظت پہنچا دے گا اور جب متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ مشکلات و مصائب کے طوفانوں کو تھما دے یا ان کا رخ پھیر دے تو پھر انسان اور اسی طرح خدائی جماعت کے افراد کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

اسی لئے کہا گیا ہے کہ نصف ایمان صبر سے عبارت ہے اور نصف شکر سے۔ ایمان والوں کی زندگی تمام تر شکر اور صبر سے ہی عبارت ہوتی ہے۔ وہ مشکلات و مصائب کو اپنی ترقی کا ذریعہ یقین کرتے ہوئے صبر کا بہت اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہیں اور خدا کے حضور متضرعانہ دعائیں کر کے اس کی مدد کے طالب ہوتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کر کے مشکلات و مصائب کو دور کر دکھاتا ہے تو وہ سراپا شکر بن جاتے ہیں اور صبر اور شکر کے بنیادی اوصاف کی وجہ سے ہی خدا تعالیٰ کی راہ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرب ممالک کی آزادی کیلئے پاکستان کی تاریخی سفارتی خدمات

سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی

یادداشتیں

لیبیا کی آزادی کے لئے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مساعی

پاکستان کے اقوام متحدہ کی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے پاکستان مختلف ممالک سے مزید متعارف ہوا

جب ۱۹۴۸ء کے شروع میں ہندوستان نے قضیۂ کشمیر مجلس امن میں اس غرض سے پیش کیا کہ مجلس امن پاکستان کی گوشمالی کرے کیونکہ پاکستان ہندوستان سے الحاق شدہ ریاست جموں کشمیر میں بے جا مداخلت کا مجرم ہوا ہے تو اس مسئلے کی حقیقت واضح ہونے پر اراکین مجلس نے پورے طور پر اندازہ کر لیا کہ پاکستان ہندوستان کی شکمی ریاست نہیں اور امن عالم میں خلل انداز نہیں بلکہ ہندوستان کی چیرہ دستیوں کے خلاف داد طلب ہے۔ تجربے نے واضح کر دیا کہ اس زمانے کے ماحول میں پاکستان کے لئے اپنی حیثیت کو متعارف کرانے کا ایک بڑا ذریعہ اقوام متحدہ کی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لینا ہے جن حالات میں پاکستان وجود میں آیا اور ابتداء میں ہی اسے جن ہنگامی مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا ان کے ہوتے پاکستان کی یہ حالت تھی کہ اگر سر ڈھکنے کی تدبیر کی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھکنے کی کوشش کی جاتی تو سر ننگا ہو جاتا۔ دیگر ممالک سے خارجی تعلقات کا سوال قبل از وقت تھا کیونکہ ہماری فارن سروس ابھی وجود میں ہی نہیں آئی تھی۔ اور بمشکل چند بڑے بڑے ملکوں کے ساتھ رابطہ قائم ہو سکا تھا۔ ان حالات میں اقوام متحدہ کا وجود بہت غنیمت تھا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے ابتدائی ایام میں اکثر اراکین ممالک کے وزرائے اعظم یا وزرائے خارجہ اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لاتے تھے اور اجلاس کے دوران میں بھی بہت سے ملکوں کے وزرائے خارجہ اجلاس میں شریک رہتے تھے اور ہر رکن ملک کا نمائندہ تو بہر حال وہاں موجود ہی ہوتا تھا اس ذریعہ سے ایسے ممالک کے ساتھ جن سے ابھی سفارتی تعلقات قائم نہیں ہوئے تھے۔ مشترکہ امور کے سلجھانے کا ذریعہ اقوام متحدہ میں میسر آ جاتا تھا۔ علاوہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے مجھے تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں بھی مجلس امن کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے نیویارک جانا پڑتا تھا۔ بعض سالوں میں سال کا قریباً نصف حصہ مجھے اقوام متحدہ میں رہنا پڑتا تھا۔

اطالوی نوآبادیوں کا مسئلہ

۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کی اسمبلی کا سالانہ اجلاس پیرس میں ہوا۔ اس اجلاس کے ایجنڈے میں اطالوی نوآبادیوں کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ لیکن اس مسئلے پر غور کے لئے پیرس میں وقت نہ مل سکا اس لئے اجلاس شروع اپریل ۱۹۴۹ء تک ملتوی ہو گیا۔ اور اپریل ۴۹ء میں اس مسئلے پر نیویارک میں غور ہوا۔ دوسری عالمی جنگ میں اٹلی کی شکست کے بعد جو معاہدہ اٹلی اور اتحادیوں کے درمیان ہوا اسکی رُو سے اٹلی اپنی نوآبادیوں سے دستبردار ہو گیا اور ان علاقوں کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار اتحادی دول عظمیٰ کو دیا گیا کہ وہ باہمی مشورے سے اور ان علاقوں کی آبادی کے احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلہ کریں۔ ایک شرط یہ تھی کہ اگر معاہدے کے نافذ ہونے کے ایک سال کے اندر اتحادی ممالک باہمی اتفاق سے فیصلہ نہ کر سکیں تو یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اسمبلی جو تجویز کرے گی وہ قابلِ پابندی ہو گی۔ دول متعلقہ میعاد کے اندر کسی فیصلے پر متفق نہ ہو سکے اس لئے یہ مسئلہ جنرل اسمبلی میں غور اور فیصلے کے لئے پیش ہوا۔

لیبیا کی آزادی

دول متعلقہ میں سے ایک طرف ریاستہائے متحدہ، برطانیہ اور فرانس اور دوسری طرف اٹلی کے درمیان یہ سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ بر طالوی نوآبادیات میں سے لیبیا کی تقسیم اس طرح ہو گی کہ شرقی حصے CYRENAICA پر برطانیہ کی نگرانی بطور امین TRUSTEE کے ہو گی۔ وسطی اور مرکزی حصے TRIPOLI کی ٹرسٹی شپ اٹلی کے سپرد ہو گی اور مغربی حصے FEZZAN کی ٹرسٹی شپ فرانس کے سپرد اور یہ تینوں طاقتیں دس سال کے عرصے میں ان علاقوں کو ایک متحد آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تیار کریں گی اس سمجھوتے کو برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون اور اٹلی کے وزیر خارجہ کونٹ سفورزا کے اسمائے گرامی کی نسبت سے بیون سفورزا پیکٹ کا نام دیا گیا تھا۔ جب یہ مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا تو اسی سمجھوتے کے مطابق قرارداد اسمبلی میں پیش کی گئی۔ اطالوی معاہدہ امن کی متعلقہ شق میں درج تھا کہ اس مسئلے کے جنرل اسمبلی میں زیر بحث آنے کی صورت میں اسمبلی نوآبادیات کی رائے عامہ کو مناسب وزن دے گی لیبیا کا ایک نمائندہ وفد بسرکردگی السید بشیر سوداوی دوران بحث نیویارک میں موجود تھا۔ یہ وفد اراکین اسمبلی کو لیبیا کی رائے عامہ سے مطلع کرنے کی سرگرم کوشش میں مصروف تھا۔ وفد کا کہنا تھا کہ لیبیا کا ہر طبقہ مجوزہ قرارداد کا سخت مخالف ہے انہیں لیبیا کے حصے بخرے کئے جانے منظور نہیں۔ وہ جلد سے جلد اپنے وطن کی آزادی کے خواہشمند ہیں اور کسی صورت اپنے وطن کے معاملات اور مستقبل میں اطالوی مداخلت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مغربی طاقتیں اپنا تمام اثر و رسوخ قرارداد کی تائید میں صرف کر رہی تھیں لاطینی امریکن ریاستیں اگرچہ حق خود اختیاری اور رائے عامہ کی تائید پر زور دیتی تھیں۔ لیکن ان کا کہنا تھا کہ اٹلی ان کی تمدنی اور معاشرتی اقدار کا منبع ہے اس لئے وہ ٹریپولی کی نگرانی اٹلی کو سپرد کئے جانے کی تائید میں ضرور رائے دیں گے۔

اٹلی کے لیبیا کی عرب آبادی پر مظالم

اٹلی نے اپنے تیس سالہ اقتدار کے زمانے میں لیبیا کی عرب آبادی کے ساتھ نہایت ظالمانہ سلوک روا رکھا تھا۔ ۱۹۱۲ء کی جنگ میں اٹلی کے لئے ترکی افواج کو لیبیا میں پسپا کر دینا تو کچھ دشوار ثابت نہ ہوا لیکن اس کے بعد ملک کی عرب آبادی کو زیر اقتدار لانے میں اٹلی کو بہت مشکل کا سامنا ہوا۔ اٹلی کی طرف سے اس مہم کو سر کرنے کی ذمہ داری مارشل بڈو گلیو پر ڈالی گئی۔ انہوں نے اپنی "قیام امن" PACIFICATION کی پالیسی کی سرانجام دہی میں نہایت درجہ وحشت اور بربریت کے طریق اختیار کئے مثلاً ایسے شیوخ یا قائدین جو کسی قیمت پر اطالوی اقتدار کے سامنے سر خم کرنے پر رضامند نہ ہوئے انہیں جبراً ہوائی جہاز میں کئی ہزار فٹ کی بلندی پر لے جا کر جہاز سے نیچے گرا دیا جاتا یا کوئی ریگستانی آبادی اطالوی اقتدار کا جوا اپنی گردن پر اٹھانے سے انکار کرتی تو مارشل بڈو گلیو کا توپ خانہ آبادی کے گرد گھیرا ڈال دیتا اور آبادی کے پانی کے ذخیروں میں بھاری مقدار میں زہر ڈال دیا جاتا۔ محصور آبادی میں سے جو باہر نکلنے کی کوشش کرتے وہ اطالوی توپ یا بندوق کا نشانہ بنتے اور جو باہر نکلنے کی کوشش نہ کرتے وہ پیاس یا زہر آلود پانی پینے سے تڑپتے ہوئے جان دیتے۔ "مارشل بڈو گلیو" کے قیام امن کے منصوبے کی تفاصیل دوران بحث میں اسمبلی کے روبرو بیان کی گئیں۔ اٹلی کے حمایتیوں کی طرف سے اس کے جواب میں یہی کہا جاتا رہا کہ یہ سب مسولینی اور اس کے گروہ کی کرتوتیں تھیں اب جبکہ خود اٹلی والوں نے مسولینی، اس کی پارٹی اور اس کی پالیسی کو ختم کر کے ان جرائم سے بیزاری کا ثبوت مہیا کر دیا ہے تو اٹلی پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے فرائض کو تہذیب اور دیانتداری کے ساتھ انجام دے گا اور برطانیہ اور فرانس کے دوش بدوش لیبیا کو آزادی کے لئے تیار کرنے کی سرگرم کوشش کرے گا لیکن ان کا یہ کہنا نہ تو لیبیا کے وفد کو مطمئن کر سکا نہ ہماری تسلی کا موجب ہوا۔

مغربی طاقتوں کی قرارداد لیبیا کی آزادی میں رکاوٹ تھی

ہمیں مجوزہ قرارداد بعض اور وجوہ سے بھی ناقابلِ قبول معلوم ہوتی تھی ہمیں لیبیا کو کسی ایک طاقت یا ایک سے زائد طاقتوں کی نگرانی میں دینا منظور نہ تھا۔ ہم چاہتے تھے کہ لیبیا جلد سے جلد آزاد ہو اس لئے دس سالوں کی میعاد بھی ہمیں پسند نہ تھی۔ مزید برآں ملک کا تین حصوں میں تقسیم کیا جانا ہمیں ناگوار تھا۔ ہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانتے تھے کہ اگر قرارداد کے مطابق لیبیا کو تقسیم کر دیا گیا تو یہ ٹکڑے پھر کبھی اکٹھے نہ ہو سکیں گے۔ مشرقی حصے کی عملداری انگریزی ہو گی۔ وسطی حصے کی اطالوی اور مغربی حصے کی فرانسیسی یہ اختلاف خود اتحاد اور آزادی کے رستے میں روک اور بہانہ ہو جائے گا۔ بحث کے دوران اسمبلی میں ہماری طرف سے ان سب امور کی وضاحت پورے طور پر کر دی گئی۔ ان وجوہ کے علاوہ ایک اور امر میرے لئے بہت پریشانی کا موجب تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اٹلی کو شکست دے کر اور اتحادیوں کو ان کے اپنے ہاتھوں سے اسمبلی کے فیصلے کا پابند بنا کر لیبیا کی آزادی کا سامان فرما دیا ہے۔ اب مغربی طاقتوں کی یہ قرارداد لیبیا کی آزادی کے رستے میں حائل ہو گئی ہے۔ مغربی طاقتوں نے تو سمجھا ہو گا کہ جو تجویز وہ کریں گے اسمبلی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دے گی۔ میرا خیال تھا کہ اگر ہم اس تجویز کو رد کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو لیبیا کے جلد آزاد ہونے کی صورت پیدا ہو جائے گی اور اگر لیبیا جلد آزاد ہو جائے تو شمالی مغربی افریقہ کے تینوں عرب ممالک یعنی تونس، الجزائر اور مراکش کی آزادی کا رستہ کھل جائے گا۔ اس لئے میری نگاہ میں مجوزہ قرارداد کا رد کیا جانا ازبس ضروری تھا۔ مغربی طاقتوں نے ٹرپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد کرنے کی تجویز سے لاطینی امریکن ریاستوں کی تائید حاصل کر لی تھی۔ اس وقت اقوام متحدہ کی رکنیت ساٹھ سے کم تھی۔ اقوام متحدہ کے میثاق کی دفعہ ۱۸ کی رو سے قرارداد کی منظوری کے لئے دو تہائی آراء درکار تھیں۔ بحث کے دوران ہمیں اندازہ ہوا کہ پندرہ اراکین تو یقیناً قرارداد کے خلاف رائے دیں گے۔ لیکن اگر دو چار اراکین رائے دینے سے اجتناب بھی کرتے اور آراء شماری میں ۵۴ اراکین مخالف یا موافق رائے دیتے تو قرارداد کی منظوری کے لئے ۳۶ آراء درکار ہوتیں اور نامنظوری کے لئے ۱۹۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے بعد بھی ہمیں قرارداد کے خلاف صرف ۱۵ آراء ملنے کا یقین تھا۔ عرب ریاستیں تو قرارداد کے خلاف تھیں لیکن اس وقت صرف چھ عرب ریاستیں اقوام متحدہ کی رکن تھیں۔ ان میں سے مصر کے وزیر خارجہ خشا با پاشا بھی پوری جدوجہد کر رہے تھے اور ہم دونوں آپس میں مشورے کرتے رہتے تھے۔

لیبیا کی آزادی بحث کا آخری دن اور میری مضطربانہ دعا

بحث کا آخری دن آپہنچا اور قرارداد کے خلاف ۱۵ آراء سے زیادہ کا امکان نظر نہیں آتا تھا۔ میری طبیعت میں سخت اضطراب تھا۔ اسی اضطراب کی حالت میں میں نے نماز ظہر میں نہایت عجز و انکسار رب العالمین کی درگاہ میں زاری کی کہ الٰہ العالمین ہم گنہگار نافرمان پُر تقصیر ہیں لیکن آخر تیرے بندے اور تیرے حبیب کے نام لیوا ہیں تو ہم پر رحم کی نظر فرما۔ فلسطین کے معاملہ میں ہمیں زک ہوئی۔ اب لیبیا کا معاملہ فیصلے کو پہنچنے والا ہے اس علاقے میں تیرے بے کس بندے بڑے مظالم کا نشانہ بنے رہے ہیں تو اپنے فضل و رحم سے ہمیں وہ رستہ دکھا جس پر چل کر ہم تیرے مظلوم بندوں کی رہائی اور مخلصی کی تدبیر کر سکیں۔ تیسری رکعت کے پہلے سجدے میں جاتے ہوئے دفعۃً اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال فضل و رحم سے ایک ترکیب کی تفہیم فرما دی۔ فالحمد للہ۔

لیبیا کی آزادی مصر کے وزیر خارجہ سے گفتگو

جونہی میں نے نماز ختم کی ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اقوام متحدہ میں مصر کے مستقل نمائندے محمود فوزی صاحب نے فرمایا میرے وزیر خارجہ دریافت کرتے ہیں تم کب تک آنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ وہ چاہتے ہیں کہ جلد آ جاؤ تو سہ پہر کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے کچھ مزید غور کر لیں۔ میں وزیر خارجہ مصر کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے پوچھا کچھ مزید غور کیا ہے اور کوئی تجویز ذہن میں آئی ہے؟ میں نے کہا ہاں آئی ہے یا یوں کہیے ذہن میں ڈالی گئی ہے اب تک ہم اس کوشش میں رہے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے پوری قرارداد کے خلاف آراء حاصل کی جائیں اس کوشش کے نتیجے میں تو ہمیں صرف پندرہ مخالف آراء حاصل ہو سکی ہیں جو قرارداد کے رد کرنے کے لئے کافی نہیں ہمیں کم سے کم تین چار اور مخالف آراء درکار ہیں اور ان کے حاصل ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی اب ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ جو ممالک برطانیہ یا فرانس کی خوشنودی کی خاطر برطانیہ کو CYRENAICA اور فرانس کو فیزان کی نگرانی سپرد کرنے کے لئے موید ہیں ان میں سے تین چار کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ اس قرارداد میں برطانوی اور فرانسیسی نگرانی والی شقوں کی تائید میں رائے دینے کے بعد تیسری شق جس میں ٹرپولی کی نگرانی اٹلی کو سپرد کرنے کی تجویز ہے کے مخالف رائے دیں۔

خشا با پاشا: اگر ایسا ہو بھی جائے تو کیا حاصل ہو گا؟

ظفر اللہ خاں: حاصل یہ ہو گا کہ تیسری شق قرارداد سے خارج ہو جائے گی۔

خشا با پاشا: لیکن ملک تو پھر بھی تقسیم ہو جائے گا برطانیہ اور فرانس کو مجوزہ علاقوں کی نگرانی سپرد کر دی جائے گی۔ تم خود اب تک مصر رہے ہو کہ لیبیا کی تقسیم نہیں ہونی چاہیئے اب تم نے یکایک اپنی رائے کیوں بدل لی ہے؟

ظفر اللہ خاں: میں نے رائے نہیں بدلی۔ میں اب بھی یہی چاہتا ہوں کہ لیبیا کی تقسیم ہرگز نہیں ہونی چاہیئے اگر میری بیان کردہ ترکیب سے تیسری شق قرارداد سے خارج ہو گئی تو کوئی تقسیم نہیں ہو گی۔

خشا با پاشا: وہ کیسے؟

ظفر اللہ خاں: اگر ٹرپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد نہ ہوئی تو لاطینی امریکن ریاستیں بقیہ قرارداد کو قبول نہیں کریں گی اور تینوں شقوں پر رائے شماری کے بعد جب مجموعی طور پر ساری قرارداد پر رائے شماری ہو گی تو لاطینی امریکن ریاستیں اس کے خلاف رائے دیں گی۔

خشا با پاشا: (خوشی سے اچھل کر) خوب تجویز ہے۔ میرے ذہن میں بالکل نہیں آئی تھی پھر اب کیسے کیا جائے؟ وقت بہت تھوڑا ہے آج شام رائے شماری ہو جائے گی۔

ظفر اللہ خاں: لاطینی امریکن ممالک میں ہائٹی (HAITI) ایک ایسا ملک ہے جس کا اٹلی سے کوئی تعلق نہیں ایک تو ان کے ساتھ کوشش ہونی چاہیئے ان کی زبان فرانسیسی ہے آپ کے وفد میں سے کوئی صاحب ان کے ساتھ بات چیت کریں۔ سر بی۔ این۔ راؤ ہندوستانی نمائندے کے ساتھ میں بات کرتا ہوں۔ مزید غور کے نتیجے میں اگر کسی اور ریاست کے متعلق بھی ایسی توقع ہو سکے تو ان کے ساتھ بھی اسی نہج پر بات کی جائے۔

لیبیا کی آزادی ریزولیوشن کی علیحدہ علیحدہ شقیں

میں فوراً سر بی۔ این۔ راؤ کی تلاش میں گیا۔ وہ جلد مل گئے میں نے دریافت کیا آپ کس طرف رائے دیں گے۔

سر بی۔ این۔ راؤ: مجھے حکومت کی طرف سے ہدایت ہے کہ ہم ریزولیوشن کی شقوں پر علیحدہ علیحدہ رائے شماری میں حصہ نہ لیں لیکن جب قرارداد پر مجموعی طور پر رائے شماری ہو تو قرارداد کے خلاف رائے دیں۔

ظفر اللہ خاں: آپ کو تو یہاں کی روایات کا خوب تجربہ ہے اگر ریزولیوشن کی شقوں پر علیحدہ علیحدہ رائے شماری کے نتیجے میں سب شقیں منظور کر لی گئیں تو پوری قرارداد آسانی سے منظور ہو جائے گی۔ اکثر ممالک شقوں پر رائے شماری میں حصہ نہیں لیتے وہ جب دیکھتے ہیں کہ قرارداد کو خاصی تائید حاصل ہے تو وہ مجموعی قرارداد پر رائے شماری میں تائیدی رائے دے دیتے ہیں یہاں بھی یہی صورت ہو گی اگر ساری شقیں منظور ہو گئیں تو پوری قرارداد ضرور منظور ہو جائے گی اس مرحلے پر مخالفت بے سود ہو گی۔

سر بی۔ این۔ راؤ: تو پھر تم کیا چاہتے ہو؟

ظفر اللہ خاں: حکومت ہند کے شقوں پر رائے شماری میں حصہ نہ لینے کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ برطانیہ اور فرانس کو ناراض نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ جیسے آپ نے کہا ہے قرارداد کے تو وہ مخالف ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو پہلی دو شقوں پر رائے شماری میں حصہ نہ لیں بلکہ اگر برطانیہ اور فرانس کی خوشنودی ہی منظور ہو تو بے شک ان دو شقوں کی تائید میں رائے دیں لیکن تیسری شق کے خلاف رائے نہ دینا تو ظلم ہو گا۔ اٹلی کی آپ کو کوئی خوشامد بھی نہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ اگر تیسری شق منظور ہو گئی تو ساری قرارداد منظور ہو جائے گی۔ اور آپ کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ اس لئے میں تو یہ کہتا ہوں کہ پہلی دو شقوں کے متعلق آپ جو چاہیں کریں لیکن تیسری شق کے خلاف ضرور رائے دیں۔

سر بی۔ این۔ راؤ: (کچھ سوچنے کے بعد) اس طریق سے نتیجہ تو میری حکومت کے منشاء کے مطابق ہی ہو گا اچھا ہم ایسا ہی کریں گے۔

لیبیا کی آزادی۔ تائیدی آراء ۳۳ مخالف آراء ۱۷

ادھر ہائٹی کے نمائندے نے بھی تیسری شق کے خلاف رائے دینا منظور کر لیا۔ اجلاس شروع ہو گیا ہماری کوشش اجلاس کے دوران میں بھی جاری رہی لیکن بارآور نہ ہوئی۔ تقریروں کا سلسلہ کچھ لمبا ہو گیا۔ سہ پہر کا اجلاس ملتوی ہوا شام کے کھانے کے بعد پھر اجلاس شروع ہوا۔ آخر گیارہ بجے شب کے بعد رائے شماری کی نوبت آئی۔ مغربی ریاستیں مطمئن نظر آتی تھیں جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ انہیں قرارداد کے منظور ہونے کا پورا یقین ہے ہم جو قرارداد کے مخالف تھے خائف و پریشان تھے میری دعائیں زیر لب جاری تھیں کیونکہ طبیعت میں بہت اضطراب تھا رائے شماری شروع ہوئی۔ پہلی شق منظور ہو گئی۔ دوسری شق منظور ہو گئی۔ تیسری شق پر ہم نے نام بنام رائے شماری کا مطالبہ کیا ہر ملک کا نام باری باری پکارا جاتا اور اس ملک کا نمائندہ "ہاں" یا "نہ" یا رائے زنی سے اجتناب کا اعلان کرتا ممالک کے نام پکارے جانے کے سوائے سناٹے کا عالم تھا۔ کرنل عبدالرحیم خاں جو ان دنوں اقوام متحدہ میں ہمارے مستقل نمائندہ تھے ایک کاغذ پر ہر جواب کو لکھتے جا رہے تھے۔ جب سب اراکین ممالک کی طرف سے جواب مل چکے تو کرنل صاحب نے جلد جلد اپنے لکھے ہوئے جوابات کو شمار کیا اور میرے کان میں کہا تائیدی آراء ۳۳ مخالف ۱۷، رائے دینے سے اجتناب کرنے والے ۸۔ پہلے تو میری طبیعت افسردہ ہوئی کہ یہ شق بھی منظور ہو گئی کیونکہ ہمارا اندازہ تھا کہ ۱۷ مخالف آراء نامنظوری کے لئے کافی نہیں ہوں گی۔ لیکن جب میں نے ۳۳ اور ۱۷ کا موازنہ کیا تو میری طبیعت میں خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ کیونکہ ۳۳ موافق آراء ۱۷ مخالف آراء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دگنے سے کر تھیں۔ اب ہم انتظار میں تھے کہ مصر کی طرف سے خود قرارداد کے نتیجے کا اعلان ہو۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایوٹ صدر تھے اور مسٹر ٹرگوے لی سیکرٹری جنرل تھے۔ امور متعلقہ اسمبلی کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مسٹر اینڈریو کارڈیئر تھے۔ موخر الذکر دونوں اصحاب صاحب صدر کے دائیں بائیں تشریف فرما تھے۔ تینوں سر جوڑے رائے شماری کے پرچے کا غور سے مطالعہ کر رہے تھے۔ صاحب صدر خود قرارداد کے زوردار حامی تھے سیکرٹری جنرل ہمیشہ ہر معاملے میں مغربی ریاستوں کے موید ہوا کرتے تھے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل اگرچہ امریکن اور آزاد رائے رکھنے والے تھے لیکن طبعاً اپنے فرائض منصبی کے لحاظ سے صاحب صدر اور سیکرٹری جنرل کے معاون تھے اور رائے شماری کے لئے نام پکارنا اور جواب دہرانا انہی کا کام تھا۔ ہر نمائندے کا جواب اس لئے دہرایا جاتا تھا کہ کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ رہے یہ تینوں اصحاب رائے شماری کے پرچے کا بار بار تجزیہ کر رہے تھے کہ شاید کسی طریق سے کہیں سے ایک تائیدی رائے اور مل جائے اور مشکل حل ہو جائے۔ لیکن حساب پر ان کا بس نہیں چلتا تھا۔ حاضر اراکین کی تعداد ۵۸ تھی جس میں سے ۸ نے رائے دینے سے اجتناب کیا۔ باقی ۵۰ اراکین نے رائے دی جن میں سے ۱۷ مخالف تھے منظوری کے لئے کم از کم ۳۴ آراء کی ضرورت تھی اور موافق آراء صرف ۳۳ تھیں مزید ایک اور کہاں سے آتی۔ ناچار صاحب صدر نے نہایت افسردگی کے لہجے میں نتیجے کا اعلان کیا۔ کہ شق نمبر ۳ چونکہ نامنظور ہوئی اسلئے قرارداد خارج کی گئی ہے۔

مغربی طاقتوں کی چھاتی پیٹ رہا ہوں

ہماری طرف سے خوشی کا اظہار تو لازم تھا ہی لیکن معلوم ہوتا ہے میرے اعصاب پر پہلے چند دنوں کی پریشانی اور اضطراب کا بوجھ تھا۔ میری طبیعت قابو میں نہ رہی اور میں جوش سے اپنے سامنے کے ڈیسک کو زور زور سے متواتر پیٹنے لگا۔ کرنل عبدالرحیم نے آہستہ سے کہا چوہدری صاحب یہ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے کہا "مغربی طاقتوں کی چھاتی پیٹ رہا ہوں"۔ یہ کہتے ہی میری طبیعت ضبط میں آگئی اور میں اپنی اس جذباتی حرکت پر منفعل ہوا۔ کیونکہ صاحب صدر میری طرف تیوری چڑھائے دیکھ رہے تھے۔ کئی دن تک میرے دونوں ہاتھ اس ڈیسک کوبی کی وجہ سے متورم رہے۔ قرارداد کی چوتھی شق یہ تھی کہ یہ تینوں ممالک دس سال کے عرصے میں لیبیا کے تقسیم شدہ علاقوں کو ایک متحد آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تیار کریں۔ جب صاحب صدر نے اس شق پر آراء طلبی کی تو میں نے وضاحت چاہی کہ تینوں ملکوں سے کون سے تین ملک مراد ہیں؟ چونکہ قرارداد کی صرف دو شقیں ہی منظور ہوئی تھیں اور ان میں صرف دو ملکوں یعنی برطانیہ اور فرانس کا ذکر تھا۔ صاحب صدر نے فرمایا کوئی رکن ترمیم پیش کر دے کہ تین کی جگہ دو کا لفظ رکھ دیا جائے میں اس امر پر بھی کچھ کہنے کو تھا کہ اچانک ایک نمائندے ڈاکٹر آرسی نے بولنے کی اجازت طلب کی اور اجازت ملنے پر کہا کہ قرارداد کی بقیہ شقوں پر رائے شماری کرنا غیر ضروری ہے کیونکہ جب ٹرپولی کی نگرانی اٹلی کے سپرد نہیں کی جا رہی تو لاطینی امریکن ریاستیں باقی سب شقوں کے خلاف رائے دیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا قرارداد کی بقیہ سب شقیں رد ہوئیں۔ اور جب پہلی دو شقوں پر مجموعی طور پر رائے شماری ہوئی تو وہ بھی رد کر دی گئیں۔ اور اس طرح جہاں تک لیبیا کا تعلق تھا بیون سفورزا پیکٹ کا خاتمہ ہو گیا۔

اجلاس ختم ہونے پر میں کراچی واپس آگیا۔ کچھ دنوں بعد اطالوی سفیر متعینہ پاکستان مجھ سے ملنے آئے اور اپنے وزیر خارجہ کا ایک خصوصی پیغام میرے نام لائے۔ کونٹ سفورزا نے کہلا بھیجا ہمیں قرارداد کے رد ہو جانے پر کوئی رنج نہیں ہم عرب ممالک کی دوستی اور خوشنودی کے خواہاں ہیں اور اسمبلی کے آنے والے سالانہ اجلاس میں لیبیا کی فوری آزادی کی تائید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ۱۹۴۹ء کے سالانہ اجلاس اسمبلی میں یہ قرارداد منظور ہو گئی کہ۔ یکم جنوری ۱۹۵۱ء سے لیبیا آزاد ہوگا۔ اس قرارداد کے نفاذ کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی جس کے اراکین میں مصر اور پاکستان دونوں شامل تھے۔ چنانچہ قرارداد کے مطابق یکم جنوری ۱۹۵۱ء کو لیبیا کی آزاد حکومت قائم ہو گئی۔ فالحمد للہ

(تحدیث نعمت طبع ثانی ص۵۶۶ تا ص۵۷۳)

درخواست ہائے دُعا

میرے خسر مکرم رشید احمد صاحب بٹ کراچی میں موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو جانے کی وجہ سے کافی زخمی ہیں

(ملک منور احمد۔ شاہ تاج شوگر ملز)

- خاکسار کی والدہ بیمار تھیں اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ (شیخ نور الحق۔ دارالبرکات ربوہ)
- میرے بڑے بھائی مکرم محمد انور چٹھہ صاحب ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ اور بہاولپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز والدہ صاحبہ بھی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

(محمد غضنفر چٹھہ)

(جناب ان سب کے لئے دعا کریں)

بازیافتہ اشیاء

ایک عدد بازیافتہ عینک (نظر کی) اور ایک عدد چابیوں کا گچھا ملا ہے جن صاحب کا ہو خاکسار سے حاصل کریں۔

(غلام رسول۔ کارکن دفتر الفضل)

یادِ رفتگان

نیکدل بزرگ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری مرحوم

محترمہ عابدہ فوزیہ خان لاہور

محترم مولانا محمد صدیق امرتسری مرحوم کو میں زیادہ تو نہیں جانتی اور نہ ہی شخصیت کے ہر پہلو پر روشنی ڈال سکتی ہوں کیونکہ میری اُن سے ملاقات صرف دو دفعہ ہوئی وہ بھی اس طرح کہ آج سے چند سال پیشتر مولانا مرحوم بغرض علاج مغلپورہ لاہور اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں آکر ٹھہرے۔ تو مجھے بھی آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ چونکہ مجھے بھی ادب سے دلچسپی رہی ہے اور الفضل میں آپ کا کلام اکثر پڑھنے کو ملا۔ اس لئے آپ سے غائبانہ تعارف تھا۔ میں اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ آپ کی عیادت کو گئی۔ آپ کی طبیعت خاصی مضمحل تھی چہرے پہ کمزوری و نقاہت کا غلبہ تھا اور آپ زیادہ گفتگو نہ کر سکتے تھے مگر آپ نے مجھ سے باتیں کیں۔ دینی و دنیاوی امور پہ مختصر مگر جامع گفتگو کی۔ میرا تعارف حاصل کیا۔ مشاغل پوچھے۔ جب آپ کو پتہ لگا کہ میں بھی ادبی ذوق رکھتی ہوں تو کہا۔ کل اپنا کلام اور نگارشات لے کر آنا۔ آپ نے مجھے اور زیادہ اخلاص سے دعائیں دیں اور محبت کے ساتھ "خدا حافظ" کہا۔ دوسرے دن میں صبح ۱۰ بجے خالہ جی کے گھر گئی۔ (ہمشیرہ صاحبہ کے) تو انھوں نے کہا۔ پوچھ کر آتی ہو نا مگر پھر کہا۔ نہیں۔ تم ساتھ ہی آجاؤ۔ میں نے جاتے ہی آپ کو السلام علیکم کہا۔ جواباً آپ نے بھی مجھے سلامتی کی دعا دی اور پھر مجھ سے میری فائل لے لی۔ جس میں چند نظمیں اور مضمون تھے۔ آپ نے میری تحریر کا بغور مطالعہ کیا۔ چند شائع شدہ غزلیں پڑھیں اور چند مضامین کے مسودے۔ مجھے پوچھا کہ آپ کس صنف کو اپنانا چاہتی ہیں؟ میں نے کہا۔ شاعری ہی اظہار کی بہترین صنف ہے اور میں اسی طرف راغب ہوں۔ کہنے لگے۔ پہلے اپنی تعلیم مکمل کرو۔ ابھی تم طالبہ ہو۔ ہاں شوق رکھتی ہو تو ادبی کہانیاں لکھو۔ مضامین لکھو۔ تمہارے الفاظ میں گہرائی ہے۔ وسعت ہے۔ شاعری اچھی کرتی ہو مگر قافیہ ردیف کا خیال رکھنا ابھی تمہارے لئے مشکل ہے۔ تمہارا تخیل خوبصورت ہے۔ اسے قافیے ردیف میں قید نہ کرو۔ لامحدود ہو کے لکھو۔ پھر آپ نے میری ایک دو غزلیں رکھ لیں کہا کل منگوا لینا۔ اور مجھے نثر کی طرف بار بار متوجہ کیا۔ جبکہ مجھے نثر لکھنا خاصا مشکل لگ رہا تھا۔ مگر آپ کے کہنے پر میں نے نثر لکھی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اور آپ کی مناسب راہنمائی سے مجھے خاصا مقام ملا اور یہ مقام محض مضامین کی بدولت تھا۔ دوسرے دن آپ اسلام آباد چلے گئے اور اصلاح شدہ غزلیں اپنی ہمشیرہ محترمہ کو دے گئے کہ وہ مجھے پہنچا دی جائیں۔ اس کے بعد میری آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ اور آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم سے بچھڑ گئے۔ آپ کی وفات کا الفضل میں پڑھا۔ اس اندوہناک خبر کو پڑھ کر دل کو بہت صدمہ ہوا۔ اگرچہ اس راہ پہ سب نے جانا ہے اور زندگی کا سانس ہی اس سفر کا پیامی ہے جدھر ہم نے ہمیشہ کے لئے لوٹ جانا ہے۔ آپ خاموش طبع تھے۔ گفتگو کے دوران آپ کی شخصیت کے بہت سے اوراق کھلے۔ آپ نے اپنی زندگی مسلسل جدوجہد میں گزاری۔ زندگی کو خدا کا عطیہ سمجھ کر اس پر قانع تھے مگر خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ کا رشتہ بہت مضبوط تھا۔ اور گفتگو کے دوران آپ نے کہا کہ سب سے سچا رشتہ خدا کا رشتہ ہے۔ اسی کے ساتھ دل لگاؤ اسی کو دوست سمجھو اور اسی کو ساتھی۔

اس مختصر سی نشست میں آپ نے بہت سی باتیں کیں اور میرے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی تین کتابیں جن میں دو شعری مجموعے تھے مجھے عطا کئے اور کہا پڑھ کر مجھے بتانا۔ پھر آپ نے اپنی تازہ غزل جو کہ الفضل میں ارسال کرنا تھی پڑھ کر سنائی۔ سادہ سے لفظوں میں لکھی غزل دلکش اور پر اثر تھی۔ اس کے بعد آپ سے ملاقات کا موقع میسر نہ آیا۔ ابا جان کی وفات کا میرے بھائی جناب سلیم اختر نیازی نے آپ کو لکھا تو آپ نے ابا جان کی وفات پر اشعار لکھ کر بھیجے جن میں بہت دردمندی سے ہمارے غم کو بانٹا گیا تھا۔ یہ دردمندی ہی تو تھی جس نے آپ

کے دل غم کو اشعار کا پیراہن دیا۔ آج ہم ایک بہترین مربی۔ بہترین شاعر سے محروم ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں مقام سے نوازے۔ آمین۔

○

بقیہ اخبار احمدیہ

جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سیدنا حضرت اقدس کے درخت وجود کی سرسبز شاخ ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اور آپ کو خدا کے فضل سے حضرت اقدس کی مبارک تحریرات کا لازوال خزانہ بھی حاصل ہے جو ہر زمانہ اور ماحول میں تازہ پیغام کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب راز حقیقت سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے جماعت کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ وہ گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں بلکہ تقویٰ اور نیک بختی، صلاح اور صبر کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں کیونکہ جو خدا کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے۔ آسمان سے اس کے لیے مدد نازل ہوتی ہے اور آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔

○ مکرم شریف احمد اشرف مربی سلسلہ چکوال آنکھ کی دیرینہ و پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہیں تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اسی طرح عزیزم نوید احمد اشرف بعمر چھ ماہ بعارضہ بخار بیمار رہا ہے اب کسی قدر آفاقہ ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(سراج اشرف اہلیہ شریف احمد اشرف مربی سلسلہ)

○ میری بیٹی عزیزہ طاہرہ بشریٰ اہلیہ مکرم عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ عرصہ ایک سال سے تکلیف میں ہے ہر قسم کے علاج معالجہ کے باوجود ذرا بھی افاقہ نہیں بلکہ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے۔ یکم اکتوبر کو فیصل آباد ہسپتال میں آپریشن کر کے گلٹی کو نکال کر لیبارٹری میں تجزیہ کے لئے بھیجا جائے گا۔ تب اصل مرض کا علم ہو سکے گا۔ میں تمام احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(فتح محمد خان دار النصر غربی ربوہ)

مکرم سید محمد احمد صاحب ابن صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب تین چار سال سے بیمار ہیں بولنے سے قاصر ہیں۔ مزید پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔ مکرم سید محمد احمد صاحب حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے

(میاں عطاء اللہ۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

نیت کے بدلنے سے اجر باطل ہو جاتا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اس کی نیت میں فرق آتا دیکھ کر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوتی ہے بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک سے دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شئے ہے جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے تیار ہوگا۔ اتنا ہی اسے ثواب ملے گا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق، مروت اور ہمدردی برتتے ہیں تو ان میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا۔ شریر کی شرارت کو شریر کے حوالے کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور خود نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقع ہاتھ آتے ہیں کہ وہ فطرت کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آ جاوے تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ رانا غلام قادر صاحب ۱۶ اگست ۱۹۸۴ء کو سروسز ہسپتال لاہور میں ۵۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے لاہور سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ ان کی نماز جنازہ ۱۶ اگست کو البیت المبارک میں نماز عشاء کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بچے کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ، خاندان حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ مرحومہ نہایت نیک۔ مخلص۔ دعا گو۔ متقی، پرہیزگار۔ متوکل علی اللہ۔ تہجد گزار، صابر و شاکر اور مہمان نواز تھیں۔ انہوں نے اپنے سب بچوں سے کہہ رکھا تھا کہ سلسلہ کا مہمان میرا ذاتی مہمان ہے جس وقت بھی حضرت مسیح موعود کا مہمان آتا اسی وقت کھانا تیار کر کے دیتیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم اہل خاندان اس بزرگ ہستی کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ان کی دعاؤں کا ثمرہ اپنے رحم کے سلوک اور اپنی خاص مغفرت و بخشش سے عطا فرمائے (آمین)

(رانا محمود احمد شاہد مربی سلسلہ عالیہ)

خاکسار کے والد محترم چوہدری مہر دین صاحب ولد چوہدری نواب دین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پمپ احمد آباد تحصیل نارووال مورخہ ۱۹ ستمبر بروز بدھ ایک بجے دوپہر ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نماز جنازہ گولبازار میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اور تدفین کے بعد مکرم نعیم احمد شاہ صاحب (شاہ میڈیکو) نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور بہت دعا گو تھے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (خالد احمد بشیر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ)

رضائے الٰہی کے حصول کی ایک اہم راہ

وقف عارضی

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

آج ہی اپنا فارم پُر کر کے دفتر کو ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۸۴ء

انصار کے مرکزی امتحان سہ ماہی سوم کے پرچے تمام مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس کو ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں۔ فوراً مرکز کو لکھ کر منگوا لیں۔

زعماء و زعماء اعلیٰ سے گزارش ہے کہ پرچے جلد از جلد انصار کو مہیا فرمائیں اور حل شدہ پرچے موصول ہونے کے ایک ہفتہ کے اندر اندر مرکز کو بھجوا دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ علم و معرفت میں ترقی کے سامان مہیا فرماتا رہے۔ آمین۔

(قائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ

فون: 634

مجوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶۰/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر پائیوریا ۶/- ، تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۲/۵۰ ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/-

ضرورت مددگار کارکن

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں فوری طور پر مددگار کارکن کی آسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن دی جائیں گی۔ درخواست دینے والے اپنے امیر صاحب/صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

آپ کے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت میں آپ کا مددگار

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ہر ماہ ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔ چندہ سالانہ بیس روپے ہے۔ آج ہی خریداری قبول فرما کر ممنون فرمائیں!

(منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلانِ نکاح

مکرم عنایت اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے ۲۴ ستمبر ۱۹۸۴ء بعد نماز عشاء بیت الحمد دہلی گیٹ لاہور میں مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ریٹائرڈ سٹور وارنٹ آفیسر پاکستان ایئر فورس ۱۱۹ کورنگی کراچی (کے ایریا) کی بیٹی عزیزہ القانتہ کا نکاح مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم چوہدری نصیر احمد ورک ابن چوہدری بشیر احمد صاحب ورک سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ لکھپت لاہور کے ساتھ پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(عبدالرشید - ۴۶ - دی مال - لاہور ۳)

ولادت

میرے ماموں مکرم و محترم ملک فضل داد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے شادی کے اٹھارہ سال بعد ۲۶ اگست کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام "محمد عرفان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست ہے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی اور فعال لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (آمین)

نومولود مکرم و محترم ملک الٰہ داد صاحب عارف آف محمود آباد جہلم کا پوتا ہے۔

(نصرت نصیرہ بنت ملک نور محمد - محمود آباد تحصیل و ضلع جہلم)

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی کو دیہاتی جماعتوں میں تعلیم القرآن اور تربیت کے امور سرانجام دینے کے لئے مناسب اور موزوں افراد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد اپنی درخواستیں صدر صاحب یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ تنخواہ اور دیگر مراعات حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ دی جائیں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد - مقامی)

اعلان برائے چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ

جن مجالس کی سیکرٹریان ناصرات کو چندہ ممبری ناصرات کا بجٹ پورا کرنے کے لئے چٹھیاں بھجوائی گئی ہیں اور اخبار الفضل کے ذریعہ بھی متوجہ کیا گیا ہے ان میں سے جنہوں نے ابھی تک اپنا بجٹ پورا نہیں کیا وہ جلد چندہ دفتر لجنہ مرکزیہ کو پہنچا دیں۔ چندہ دفتر میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ہے۔ اس کے بعد آنے والا چندہ اس سال کے چندہ میں شمار نہ ہوگا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مطب حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اے

اٹھرا - بانجھ پن، اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کیلئے امید کی کرن۔ مردانہ، زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مخلصانہ مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

المنار دواخانہ گول بازار ربوہ

نئے سائیکل (سہراب و پیکو)

اور سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت

ملنے کا پتہ:

شفیق سائیکل سٹور

کالج روڈ - ربوہ

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر:
410974
418646
رہائش:
418645

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

۱۱۱ - فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

۱۰ - شادمان کالونی لاہور — ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

پُر امید واحد علاج گاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

فون ربوہ ۵۵۸

فون: ۷۳۹۹۷

اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

خوبصورت اور مضبوط
دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تاؤ کے لگائے جاتے ہیں
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگتے یا درد ہونے کا علاج کیا جاتا ہے
شریف ڈینٹل کلینک
نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
فون 543
نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے
شبیر آپٹیکل سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل کے لئے وفود کے دورے

عہدیداران اور احباب جماعت سے تعاون کی اپیل

سیالکوٹ، شیخوپورہ اور بہاول نگر کے اضلاع میں توسیع اشاعت الفضل کے لئے دفتر الفضل کی جانب سے نمائندگان بھجوائے جا رہے ہیں۔ امراء کرام، صدر صاحبان، محترم مربیان و معلمین سلسلہ۔ قائدین خدام الاحمدیہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ نمائندگان دفتر الفضل سے بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ان نمائندگان کو ایک ٹارگٹ دیا جا رہا ہے۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم بھی اور آپ بھی اپنے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق الفضل کی اشاعت زیادہ سے زیادہ بڑھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازے آمین

(آغا سیف اللہ۔ منیجر الفضل۔ ربوہ)

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے آپ کا قابل اعتماد ادارہ
مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر
گولبازار ربوہ فون دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱

آنکھوں کا کلینک
خاکسار نے الفضل کے ۲۲ ستمبر کے شمارے میں آنکھوں کے کلینک کے بارے میں ایک اشتہار شائع کروایا تھا جس میں ٹیلی فون نمبر غلط شائع ہوا ہے اصل فون نمبر مندرجہ ذیل ہے۔
۳۷۲۰۵۷ - ۵۳۶۹۴
(ڈاکٹر مرزا مبشر احمد - ۵ ڈیوس روڈ لاہور ۵)

لندن، نیویارک، پیرس، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، غرض دنیا کے کسی بھی ملک کے لئے ٹکٹ اور بکنگ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر خدمت اور سہولت کے متمنی
المحمود ٹریولز (رجسٹرڈ)
گورنمنٹ لائسنس 564
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 493

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اکتوبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے
منیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ، فون: 558

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول ایئن پور بازار۔ فیصل آباد

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
مجید ٹاؤن
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید ڈرائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ:

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون 685511
بازار فیصل
کریم آباد (چونگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

اطلاع عام
کرم فرماؤں کی سہولت کے پیش نظر آپ کی اپنی دکان پر اب صبح کے ناشتے کیلئے R.C.P. کی ڈبل روٹی اور بن کے علاوہ بسکٹ و انڈے بھی دستیاب ہیں۔
علاوہ اس کے جنرل سٹور کی اشیاء، آرٹیفیشل جیولری دستیاب ہے۔ اور سردیوں کی آمد آمد کے پیش نظر جدید اور گرم ملبوسات بھی عنقریب کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ! کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش پیش:
پک اینڈ پے سنٹر نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
PICK & PAY CENTRE RABWAH

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ❖ چوک سرور روڈ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے!

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب